صدر وفاق المدارس کے نام ایک خط اور اس کا اہم جواب

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

صدر وفاق المدارس العربیہ ملتان، پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!......سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ امید ہے حضرت والا بخیر و عافیت ہوں گے۔خدمت اقدس میں دوسوالات حاضر کرر ہا ہوں، امید ہے تفصیلی جواب عنایت فرمائیں گے، راقم چونکہ فاضل درس نظامی ہے اور حالاً درجہ کتب کا مدرس بھی ہے، الحمدللہ! اسی بنا پر عرض کرتا ہے:

۱۔ مدارس دینیہ کے ذمہ داران (مہتممین و منتظمین) پر عاید ذمہ داریاں کیا ہیں؟ اور ان کے نام اہم پیغام ارشاد فرمائیں۔

۲۔ دورِ حاضر میں علماء کرام وطلباءِ عظام پر عاید ذمہ داریاں کیا ہیں؟ ان کے لیے کوئی اہم پیغام ارشاد فرمائیں۔ جو کہ ہم سب کے لیے مشعل راہ ہو۔

امید ہے تفصیلی جواب ارشاد فرما کر حوصلہ افزائی فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وسلامتی میں رکھے اور میرے لیے بھی دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ خیرالجزاء......والسلام: ابومحمد حسان عالم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جناب ابومحمد حسان عالم صاحب! سلمہ......وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

آپ کے دوسوالات بظاہر مختصر مگر طویل ترین ہیں، اختصار کے ساتھ جواب عرض کرتا ہوں:

ا......مدارس دینیہ کے ذمہ داران پر لازم ہے کہ وہ اپنی حیثیت اور ذمہ داریوں کو سمجھنے کی کوشش کریں، مدارس کے ذمہ داران مدرسہ اور مدرسہ کے تمام امور، املاک اور اموال ومفادات کے امین ہیں، تمام پہلوؤں میں امانتی اصولوں کو ملحوظ رکھیں، بالخصوص:

الف: مدرسہ، پڑھنے پڑھانے کے مقام کا نام ہے، مدرسہ کو غیر درسی سرگرمیوں سے دور رکھیں اور خالص تعلیمی

ادارے کے طور پر چلائیں، تعلیمی کارکردگی بہتر کرنے کو بنیادی ہدف بنائیں بصورت دیگر مدرسہ کے ذمہ داران کا کردار غیر نصابی سرگرمی تک محدود نہیں رہے گا بلکہ خیانت کا ارتکاب بھی شمار ہوگا جو امانتی عہدوں کے لیے نااہلی کا باعث شمار ہوتا ہے۔

ب: مدارس کے اموال اصطلاحی لحاظ سے اجتماعی مال، قومی مال، یا مال اللہ کہلاتے ہیں ان میں امانتی اصول اور مصارف ومدات کا بھر پور لحاظ رکھا جائے، یہاں معمولی کوتاہی غبن اور غلول کے سنگین جرم کا پیش خیمہ ثابت ہوگی اور خدانخواستہ کہیں ایسا نہ ہو کہ حضرت بنوری رحمہ اللہ کے بقول جس مال کی بدولت مدارس کو مال دینے والے تو جنت میں جائیں اور مدارس کے ذمہ داران اپنی کوتاہی اور غفلت کی وجہ سے جہنم میں جانے کا سامان بنا رہے ہوں، ''ولا سمح اللہ'' جہاں اس نوعیت کی کوتاہیاں پائی جاتی ہوں وہاں شرعی وقانونی لحاظ سے انتظامیہ کی اہلیت پر سوالیہ نشان اٹھتا ہے۔

۲......دور حاضر میں علماء اسلام اور طلباء دین پر ایک ذمہ داری یہ عاید ہوتی ہے کہ وہ اپنے فرائض منصبی سے آگاہی حاصل کریں اور اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے اپنی تمام تر توانائیاں صرف کریں، علماء انبیاء کے وارث ہیں دینیات کی تبلیغ وتعلیم اس وراثت کا بنیادی تقاضا اور فریضہ ہے، اپنی توانائیاں اس پر مرکوز رکھیں جب کہ طلباء دین کا لفظی ومنصبی مقتضی یہ ہے کہ ان کی نیت، محنت اور مشغولیت دین کی طلب پر مرکوز ہو، اس طلب کے ساتھ کسی اور سرگرمی، محنت وطلب کو شامل نہ کریں سوائے عمل کے جو علم کا مقصد ہے، اپنے فرائض ومناصب کی پہچان اور اپنے مقاصد ومنازل کی پہچان کے نتیجے میں ہم اس فتنہ کے دور میں حفاظتِ دین اور تبلیغ دین کے اعزاز سے ہم کنار ہو سکتے ہیں بصورت دیگر انتہائی مشکل ہے۔

علماء وطلباء کی دوسری ذمہ داری جو پہلی ذمہ داری کی طرح انتہائی اہم ہے وہ یہ کہ ہمیں اپنے میدانِ عمل اور مقاصد علم سے دور رکھنے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال ہو رہے ہیں، بطور خاص جذباتیت اور جدیدیت کے ذریعے ہمیں تباہ کرنے کی شبانہ روز تدبیریں ہو رہی ہیں اور علماء وطلباء شعوری ولاشعوری طور پر اس کا شکار ہوتے جا رہے ہیں، جس سے ہمارے پڑھنے پڑھانے کے مقاصد تو فوت ہو ہی رہے ہیں الٹا ہم دینی ودنیوی لحاظ سے لحاظ سے تباہی کی طرف برق رفتاری سے بڑھ رہے ہیں۔ علماء وطلباء سے درمندانہ گزارش ہے کہ وہ ان اشارات کو سمجھیں اور اپنا فکری وعملی رخ درست رکھنے کے لیے بیدار رہیں، اپنے دینی تشخص کو زندہ وباقی رکھنے کے لیے ہر ممکن کوشش کریں۔ وصلی اللّٰه وسلم علی المرسلین وعلیٰ آله وصحبه أجمعین.

فقط والسلام